تلخیص و ترجمہ

بین الاقوامی مدّوجزر

معاہدہ ورسائی جنوری ۱۹۱۹ء سے آغاز جنگ ستمبر ۱۹۳۹ء تک

موجودہ جنگ کے صحیح اسباب، اس کا نشیب و فراز اور اس کے مستقبل پر غور کرنے کیلئے ناگزیر ہے کہ قوموں کے ان حالات کا جائزہ لیا جائے جو اختتام جنگ (نومبر ۱۹۱۸ء) سے آغاز جنگ (ستمبر ۱۹۳۹ء) تک ان میں رونما ہوئے ہیں۔ اس مضمون میں انھیں حالات پر ایک سرسری نظر ڈالی گئی ہے۔

۱۱ر نومبر ۱۹۱۸ء میں ۱۹۱۴ء کی عالمگیر جنگ ختم ہوئی اس میں اتحادیوں کو کامیابی ہوئی اور جرمنی آسٹریلیا، ہنگری، اور ان کے ساتھی ترکی اور بلغاریہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جنوری ۱۹۱۹ء میں ورسائی (Versailles) کے اندر ایک بین الاقوامی معاہدہ ہوا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ یورپ کے اندر ایک جدید نظام قائم کیا جائے۔ جون ۱۹۲۰ء سے اس پر عملدرآمد بھی شروع کر دیا گیا۔ جنوری ۱۹۲۰ء میں اتحادیوں اور ہنگری کے مابین ایک اور خصوصی معاہدہ (تریانون) ہوا۔ اس کا مقصد ہنگری کے حدود مملکت کی تجدید اور جنگ سے پیدا شدہ مسائل کی تنظیم قرار دیا گیا۔ ایک معاہدہ "سیورے" اگست ۱۹۲۰ء میں اتحادیوں اور ترکوں کے درمیان ہوا۔ اس کا مطمح نظر یہ تھا کہ قدیم سلطنتِ عثمانیہ کے حصے بخرے کر لئے جائیں۔

سان ریمو کانفرنس ۱۹ر اپریل ۱۹۲۰ء میں انگلستان، فرانس، اور اٹلی کے وزرائے اعظم کی ایک کانفرنس سان ریمو کے اندر منعقد ہوئی۔ اس میں جرمنی کو نہتا کرنے کی تجویز پر غور و خوض کیا گیا اور اس کے ماسوا انتداب کے مسئلہ پر نہ صرف بحث کی گئی بلکہ فرانس کا شام پر اور انگلستان کا عراق و فلسطین پر انتدابی

حق تسلیم بھی کر لیا گیا۔

یونان و ترکی کی جنگ اور ترکی میں جمہوریت کا قیام

سنہ ۱۹۲۰ء میں ترکوں اور یونانیوں کی جنگ چھڑ گئی یونانیوں نے اناطولیہ کے شہروں میں گھسنے کا ارادہ کیا۔ ان کا مقابلہ انقرہ کی قومی انجمن کی فوج نے کیا۔ اور دو سال کے چند معرکوں کے بعد یونانیوں کو شکست ہوئی اور انھیں ترکی حدود سے باہر نکال دیا گیا۔ اس کامیابی کے بعد ترکوں نے معاہدۂ سیورے کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور اس کا اعلان بھی کر دیا، یہ بیان کرنا بیجا نہ ہوگا کہ اس معاہدہ کو زبردستی اتحادیوں نے ترکوں کے سر تھوپا تھا۔ نومبر سنہ ۱۹۲۲ء میں اتحادیوں اور ترکوں کی ایک کانفرنس "لوزان" میں منعقد ہوئی اور ۲۴ر جنوری سنہ ۱۹۲۳ء کو دونوں میں ہاں ایک معاہدہ ہوا جو معاہدۂ لوزان کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں اتحادیوں نے ترکی کی موجودہ حدودِ سلطنت کو تسلیم کیا اور ترکی کو شام، عراق اور بلادِ عرب سے ہاتھ دھونا پڑا۔ یکم نومبر سنہ ۱۹۲۲ء میں انقرہ کی جمعیت وطنیہ نے سلطنتِ عثمانیہ کا خاتمہ کر دیا اور ۲۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء کو جمہوریہ ترکیہ کے قیام کا اعلان کر دیا گیا پھر ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء میں خلافت کے لاشہ کو بھی دفن کر دیا گیا۔

اٹلی میں فاشزم کا قیام

سنہ ۱۹۱۹ء میں مسولینی نے فاشسٹ پارٹی قائم کی اور نومبر سنہ ۱۹۲۱ء میں اسے ایک سیاسی جماعت کی حیثیت دیدی۔ اس نے نہایت سرعت کے ساتھ ترقی اور استحکام حاصل کر لیا۔ اگست سنہ ۱۹۲۹ء میں فاشستی پارٹی کا لیڈر مسولینی اطالیہ کے وزیر اعظم سینور فاکٹ کے پاس گیا اور اس سے تحکمانہ لب و لہجہ میں کہا "یا تو اطالیہ کی پارلیمنٹ کا کوئی حل سوچو یا وزارت سے استعفا دیدو۔"

وزارت نے اس کی دھمکی کو کوئی اہمیت نہ دی۔ لیکن مسولینی برابر اپنی پارٹی کی قوت کو روما پر دھاوا بول دینے کے خیال سے بڑھاتا رہا۔ ۳۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء کو فاشسٹ پارٹی مسلح ہو کر روما پہنچی تو شہنشاہ روما ڈر گیا اور اس نے مسولینی سے نہ صرف یہ درخواست کی کہ "ابھی تم اپنی وزارت بنالو" بلکہ زمامِ اقتدار تک اس کے سپرد کر دی۔ اسوقت سے اب تک اطالیہ کی قسمت اس کے ہاتھ میں ہے۔

جرمنی میں جمہوریت کا قیام جنگ عظیم ۱۹۱۸ء میں جرمنی کی شکست اور قیصر جرمنی کی معزولی کے بعد فروری ۱۹۱۹ء میں وطنی انجمن ویمر میں جمع ہوئی اور جرمنی میں جمہوریت کا قیام تجویز کیا اور اس کیلئے ایک دستور بھی بنایا جو دستور ویمر کے نام سے مشہور ہے۔ صدر جمہوریت کے لئے ہر ایبرٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ۱۹۲۵ء میں ان کی جگہ مارشل ہنڈنبرگ مقرر ہوئے نظام جمہوری جنوری ۱۹۳۳ء تک قائم رہا۔ ۱۹۳۴ء میں ہنڈنبرگ کا انتقال ہوگیا

جنوری ۱۹۲۳ء میں فرانس اور بلجیم کی فوجوں نے دریائے رور کے جرمنی علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ الزام یہ تھا کہ معاہدۂ ورسا کے رو سے جو قسطیں تاوان جنگ کی جرمنی پر واجب تھیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی۔ ان فوجوں نے اس علاقہ کے غلے اور صنعتی علاقوں پر قبضہ کرنا چاہا لیکن جرمنوں نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ رور کا معاملہ ۱۹۲۵ء تک جاری رہا پھر جدید معاہدہ کے ذریعہ اس کا تصفیہ ہوگیا۔

مجلس اقوام اور بے اسلحگی کی تجویز یکم جنوری ۱۹۲۰ء میں مجلسِ اقوام نے جنم لیا۔ اس کا خاکہ تو معاہدۂ ورسا کے وقت ہی بنالیا گیا تھا۔ اس کے ترکیبی عناصر میں ۲۸ اتحادی اور ۱۴ غیر جانبدار سلطنتیں شامل تھیں۔ پھر رفتہ رفتہ دنیا کی خود مختار حکومتوں کی بڑی تعداد اس میں شامل ہوگئی۔ اور سب نے اہم بین الاقوامی دشواریوں کو حل کرنے کیلئے اشتراک عمل کیا۔ چنانچہ اٹلی اور یونان کی گتھی سلجھانے کی کوشش کی جو اپیرس کے اندر اطالوی وفد کے قتل کردینے اور اٹلی کے جزیرہ کارفو پر قبضہ کرلینے سے پیدا ہوگئی تھی۔ (۱۹۲۳ء) انگلستان اور ترکی کے درمیان موصل کے قضیہ کا تصفیہ (۱۹۲۵ء) یہ مجلس اقوام کے اہم کارنامے خیال کئے جاتے ہیں۔ لیکن مجلسِ اقوام کی پوری توجہ تخفیف اسلحہ کی تجویز کی طرف مرکوز رہی۔ اس کی کوشش تو اس نے اپنے جنم دن سے ہی کر رکھی تھی لیکن ۱۹۲۴ء میں تو ہیرو لوکول جنیف . . . . نے اپنی تقریر کے دوران میں خصوصی حالات کو مستثنیٰ کرنے کے بعد باقی صورتوں میں جنگ کے عدم جواز کی تجویز پیش کی۔ ۱۹۲۳ء میں امریکہ نے تخفیف اسلحہ کے لئے ایک فارمولا بنایا۔ ۱۹۲۶ء میں مجلس اقوام کے

نمایاں اراکین سے ایک سب کمیٹی تشکیل کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ انجمن کی اس تجویز میں خصوصی طور سے حصہ لے اور اس کا ہاتھ بٹائے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں بڑی بڑی حکومتوں کی ایک کانفرنس اس مسئلہ پر غور و خوض کرنے کیلئے لندن میں منعقد ہوئی۔ اس کے بعد بھی اس کی کوشش برابر جاری رہی۔ اور سنہ ۱۹۳۳ء تک مختلف کانفرنسوں میں اس کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر بحثیں ہوتی رہیں۔ لیکن یہ کوشش زبانی جمع خرچ سے آگے نہ بڑھ سکی۔ وجہ یہ تھی کہ بڑی بڑی حکومتوں کے خیالات میں اس مسئلہ میں شدید اختلاف تھا۔

معاہدۂ لوکارنو یہ معاہدہ ۱۶ر نومبر سنہ ۱۹۲۵ء کو فرانس، برطانیہ، جرمنی، اٹلی، اور بلجیم کے درمیان لوکارنو کے مقام پر ہوا تھا۔ اس معاہدہ کی رو سے طے یہ پایا تھا کہ معاہدۂ وارسا کے مطابق جرمنی، فرانس اور بلجیم کے لئے جو سرحدیں متعین ہو چکی ہیں اس معاہدہ کے بموجب اب نہ تو ان میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ ان میں کوئی کسی اپنے حلیف پر حملہ کر سکتا ہے۔ اور اگر جرمنی، بلجیم، فرانس، پولینڈ اور چیکوسلاویہ کے درمیان کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہو۔ تو سب مل کر اس کا تصفیہ کرا دیں۔ اور اس کی پوری طرح سے وضاحت کر دی گئی تھی کہ اگر ان دستخط کنندہ حکومتوں میں کسی قسم کے اختلافات پیدا ہوں تو سب سے پہلے باہمی مفاہمت کے ذریعہ انھیں دور کرنے کی جدوجہد لازمی تصور کی جائیگی۔

اس معاہدے کے بعد ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء میں جرمنی بھی مجلس اقوام میں شریک ہو گیا اور اس کی کرسی ہمیشہ اس میں ریزروڈ رہی،

معاہدۂ کیلوگ اگست سنہ ۱۹۲۸ء میں ایک میثاق ہوا جس کا مطمح نظر یہ تھا کہ جنگ کو مردار چیز سمجھ کر اس سے کراہیت کی جائے یہ میثاق امریکہ کے وزیر خارجہ کیلاگ کی جدوجہد کا ثمرہ تھا اسی لئے اسے معاہدہ کیلاگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس میں صراحت کر دی گئی تھی کہ اب آئندہ سلطنت کے جھگڑوں کو ختم کرنے اور قومی سیاست کی بقا کی آڑ لیکر جنگ کرنے کو جائز نہیں خیال جائیگا، اس میں تمام شرکا

بڑی حکومتیں اور خود مختار حکومتوں کی ایک خاص تعداد شامل تھی۔ مصر بھی اس سے علیحدہ نہیں تھا۔

معاہدۂ لاٹران ۱۱ر فروری ۱۹۲۹ء میں حکومتِ اٹلی اور پاپائے روم کے درمیان معاہدہ لاٹران ہوا، اس میں حکومت اٹلی نے پوپ کی سیادت فاتیکان (پوپ کے رہنے کے محل کا نام) پر تسلیم کر لی۔ اس طرح سے کلیسا، اور حکومتِ اٹلی کے تعلقات پھر قائم ہو گئے اور باہمی نزاع جو مدت سے چلا آتا تھا ختم ہو گیا۔

ہندوستان کا مسئلہ اور گول میز کانفرنس ۱۹۲۹ء میں ہندوستان میں آزادی کی تحریک نے زور پکڑ لیا تھا۔ اس نازک صورتِ حالات کے بعد جو گاندھی جی کی دعوت پر ترکِ موالات کی تحریک سے پیدا ہوئی تھی۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو لندن میں ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے لئے ایک جدید آئین پارلیمنٹ کی زیر ہدایت مرتب کیا جائے۔ اس غرض کے لئے پارلیمنٹ کی طرف سے نمایندوں کو دعوت دی گئی تھی، گاندھی جی بھی دوسری گول میز کانفرنس میں جو آخر ۱۹۳۱ء میں منعقد ہوئی تھی، گئے تھے لیکن ان کا یہ سفر ناکام رہا اور کوئی مفاہمت نہ ہو سکی، وجہ یہ تھی کہ مسلمان اور ہندو نمایندوں میں ریاستہائے ہند اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے مسئلہ پر شدید اختلاف تھا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت برطانیہ نے خود چند آئینی اصلاحات نافذ کر دیں جن کی پارلیمنٹ نے سفارش کی تھی۔

چین وجاپان چین میں طویل خانہ جنگیاں جو مدت سے چلی آ رہی تھیں۔ ۱۹۲۸ء میں ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ نانکین میں وطنی مرکزی حکومت قائم ہو گئی۔ اور شاہی دفاتر کی بڑی تعداد اس کے زیر نگیں ہو گئی، اور جاپان مدت سے چین میں اپنی سیادت وسیع کرنے کی فکر میں تھا۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں منچوریا پر یورش کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر چند شمالی ملکوں پر تسلط قائم کر لیا۔ ان واقعات سے قومی حکومت کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا اور اس وقت سے چین وجاپان کا نزاع بڑھتا ہی گیا۔ ۱۹۳۷ء کے موسم گرما میں وسطی چین پر جاپان نے حملہ کر دیا اور شنگھائی کی سرحد پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت سے لیکر آج تک چین وجاپان میں شدید جنگ ہوتی رہی ہے اور جاپان نے چین کے تمام ساحلوں پر اور بہت سے داخلی ممالک پر

تسلط قائم کرلیا ہے، اس کے باوجود وطنی طاقتیں اجنبی حملہ کی روک تھام مارشل چیانگ کائی شک کی قیادت میں برابر کررہی ہیں۔

حبشہ پر اٹلی کا قبضہ

۱۹۳۵ء کے موسم خریف میں حبشہ سے تمام کئے ہوئے وعدے وعید بالائے طاق رکھدیئے گئے اور اٹلی کی فوجوں نے جو اریٹریا پر جمع تھیں حبشہ پر چڑھائی کردی۔ چندماہ یہ جنگ جاری رہی، مارچ ۱۹۳۶ء میں اطالیہ کی فوجوں نے زہریلی گیس کا استعمال کیا اور اس طرح حبشہ کی قوتوں کو پاش پاش کرکے ادیس ابابا میں داخل ہوگئیں اور حبشہ کے ممالک پر یکے بعد دیگرے قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد اطالیہ میں حبشہ کے الحاق کا اعلان کردیا گیا۔

اسپین کی خانہ جنگیاں

جولائی ۱۹۳۶ء میں اسپین کے اندر خانہ جنگی شروع ہوئی اور جنرل فرانکو ارض جزیرہ میں باغی قوتوں کے ساتھ فروکش ہوا، کچھ اطالیہ کی طاقتوں نے بھی اس کو مدد دی، اس کے بعد جنگ کا دامن بڑی سرعت سے پھیلتا گیا۔ جنرل فرانکو کو اطالیہ اور جرمنی سے بہت زیادہ سامان رسد پہنچا۔ خصوصاً ہوائی جہازوں کے ذریعہ کافی مدد ملی۔ یہ جنگ آخر ۱۹۳۸ء تک جاری رہی، اس کے بعد جنرل فرانکو نے جمہوریت کی مشینری پر قبضہ کرلیا اور یہ جنگ وطنی طاقتوں کی کامیابی اور اسپین میں جمہوریت کی شکست کے ساتھ ختم ہوئی۔

جرمنی میں نازی ازم کا قیام

۳۰ جون ۱۹۳۳ء کو مارشل فان ہنڈنبرگ صدر جمہوریہ جرمنی نے اوڈلف ہٹلر لیڈر نازی پارٹی سے استدعا کی کہ جدید انتخابات کے بعد عنان اقتدار وہ سنبھال لے اور اپنی مخالف پارٹی کو نکال باہر کرے چنانچہ اسوقت سے ہٹلر اور اسکی پارٹی برسر اقتدار آئی اور چندماہ کے اندر ہی پوری حکومت کی مشینری پر قبضہ کرلیا اور تمام پارٹیوں کو نکال باہر کیا پھر جمہوریت کے دستور کو ختم کردیا اور اپنا نظام اپنے اصول اور اپنے ضوابط جرمنی قوم پر نافذ کردیئے۔ ہٹلر نے اپنی کتاب "میری جدوجہد" میں اپنے سیاسی اصول اور اپنی داخلی وخارجی سیاست پر شرح وبسط سے روشنی ڈالی ہے۔ ہٹلر کے سیاسی کارناموں کا ۴۴

۴۴ ایک اجمالی خاکہ ان حوادث کی شکل میں نظروں کے سامنے ہے جو یورپ کی موجودہ جنگ تک اس کی داخلی